عبادات کی باتصویر فقہ

اِحکام اِسلام کی آسان تعلیم

طہارہ / پاکی	نماز	روزہ	زکوۃ	حج
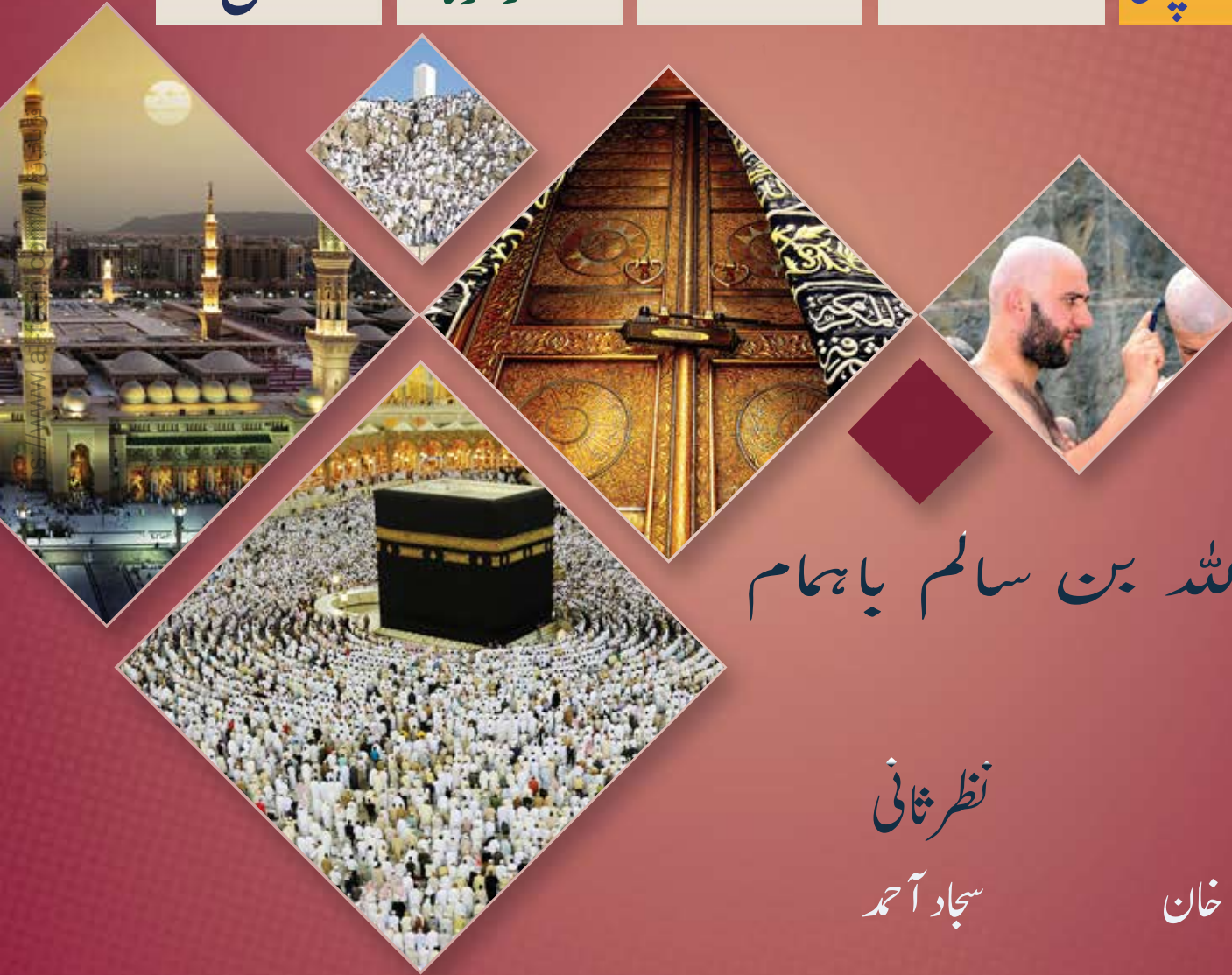
د. عبداللہ بن سالم باہمام

مترجم
ڈاکٹر حبیب اللہ خان

نظرثانی
سجاد آحمد

قربانیا ں

قربانی

مندرجات/مشتملات

قربانی

یہ ہے کہ قربانی کے دن اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کیلئے جو جانور ذبح کیا جائے۔

قربانی کا حکم

یہ سنت مؤکدہ ہے اللہ تعالیٰ کے قول کی وجہ سے: (اپنے رب کیلئے نماز پڑھواور قربانی دو)، اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے دو دھاری دار سینگوں والے مینڈھوں کی قربانی دی آپ ﷺ نے انکے گدی پر پاؤں رکھ کر بسم اللہ اور تکبیر کیساتھ ذبح کیا۔[۱]

جانور کو ذبح کرنے کا وقت

قربانی والے دن عید کی نماز کے بعد شروع ہوتا ہے اور ایام تشریق کے آخری دن سورج غروب ہونے تک رہتا ہے، ایام تشریق ذی الحجہ کے تین دنوں (۱۱، ۱۲، ۱۳) کو کہتے ہیں۔

(۱) یہ ترمذی کی حدیث ہے

قربانی کے جانوروں میں سے جو کفایت کرتے ہیں

ایک بکری ایک شخص کیلئےکافی ہو جائے گی، اور قربانی کے اجر میں جس کو چاہے شریک کرے؛ آپ ﷺ نے جب قربانی کی تو آپ ﷺ نے فرمایا(اے اللہ اسے محمد ﷺ کی طرف سے قبول کر آل محمد کی طرف سے قبول کر اور امت محمد کی طرف سے قبول کر)۔[۲]

ایک بیل اور اونٹ سات آدمیوں کیلئے کفایت کرتا ہے اور اونٹنی میں بھی سات آدمی شریک ہو سکتے ہیں اور یہی حکم گائے کا بھی ہے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ آپ ﷺ نے ہمیں حکم دیا کہ ہم اونٹ اور بیل میں سات آدمی شریک ہوں اور اونٹنی کے بارے میں بھی یہی حکم دیا ہے۔[۳]

(۲) یہ متفق علیہ حدیث ہے
(۳) یہ مسلم شریف کی حدیث ہے

قربانی کے جانور کی عمر

بھیڑ اور دنبہ ٦ ماہ سے کم نہ ہو۔
بکرا اور بکری ایک سال سے کم نہ ہو۔
گائے اور بیل دو سال سے کم نہ ہو۔
اونٹ اور اونٹنی پانچ سال سے کم نہ ہو۔

بہترین قربانیوں کا بیان

بہترین قربانی اونٹ ہے جب کہ پورا کا پورا ایک شخص قربان کرے کیونکہ مہنگا بھی ہے اور فقراء کیلئے زیادہ گوشت بھی میسر ہو گا ، پھر پوری گائے یا بیل کا درجہ ہے پھر بکری ، بھیڑ ، دنبہ اور اسکے بعد اونٹ کا ساتواں حصہ اور پھر بیل یا گائے کا ساتواں حصہ ہو۔

عیب دار قربانی کے جانور

ا-وہ عیوب جو قربانی میں مانع ہیں[1]

کانا جانور

(١) وہ جانور جن کی قربانی جائز نہیں ہے

اور وہ یہ ہے کہ اسکی آنکھیں بھینگیں ہوں اور اسمیں اندھا بھی شامل ہے

لنگڑا ولولا جانور

یہ وہ جانور ہے کہ جواتنا کمزور کہ وہ چلنے پر بھی قادر نہ ہو۔

پاگل

اور پاگل جانور کی قربانی بھی جائز نہیں ہے۔

ایسا بیمار جانور کہ اسکا مرض صاف نظر آ رہا ہو

اور اسکی دلیل حضرت براء بن عازب کی حدیث ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا(ایسے جانور کی قربانی جائز نہیں ہے جس کا کانا پن واضح ہو اور نہ لنگڑے جانور کی جسکا لنگڑا پن واضح ہو اور نہ بیمار جانور کی جسکا مرض واضح ہو، اور نہ ہی ایسے جانور کی جو کمزوری کی وجہ سے اپنے آپ کو نہ سنبھال سکتا ہو۔[1]

۲-وہ عیوب جو قربانی کیلئے مانع نہیں ہیں۔

دم کٹا

جس کی کوئی پونچھ نہ ہو۔

بغیر سینگوں والا

جس کے پیدائشی سینگ نہ ہوں۔

خصی

وہ دنبی جس کے خصیتین کاٹ دیے گئے ہوں۔

اگر جانور کے کان میں چھوٹا سا سراخ ہے یا کان معمولی کٹا ہوا ہے تو اسکی قربانی کرنے میں کوئی حرج نہیں ، مذکورہ بالا احکام حج کی قربانی کے ہیں فدیہ اور ھدی کے جانوروں پر بھی لاگو ہوتے ہیں۔

(۱) یہ مسلم کی روایت ہے۔

پاگل جانور

کانا جانور

لنگڑا جانور
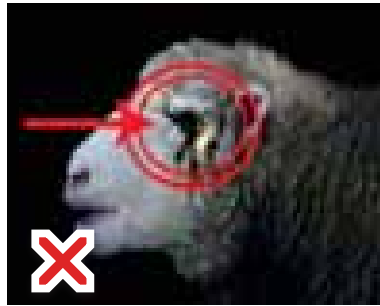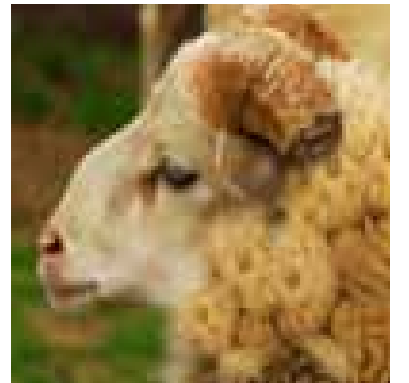
وہ جانور جس کے سینگ ٹوٹے ہوئے ہوں۔

بغیر سینگوں والا جانور

دم کٹا جانور

قربانی کے گوشت کی تقسیم

قربانی کرنے والا اپنی قربانی کا ثلث گوشت خود استعمال کرے اور ثلث ھدیہ کر دے اور باقی ثلث صدقہ کرے اگر وہ تمام گوشت صدقہ کردے تو افضل ہے اور اگر ثلث سے زیادہ خود استعمال کرے تو کوئی حرج نہیں ہے۔

فائدہ

جب کوئی شخص قربانی کا ارادہ کرتا ہے تو وہ ذی الحجہ کے پہلے عشرۃ میں اپنے بال اور ناخن نہ کاٹے حضرت ام سلمۃ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تم میں سے اگر کوئی شخص قربانی کا ارادہ کرے تو ذی الحجہ کے پہلے دس دنوں میں اپنے ناخن اور بال نہ کاٹے ۔ [1] اور نہ اپنے جیسے آل و اولاد جس شخص کی طرف سے قربانی دی جا رہی ہو تو اسکے لیے یہ تمام کام حرام نہیں ہیں ۔

(۱) یہ مسلم کی روایت ہے۔